شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی

تعزیتی جلسہ سے مولانا ابوالحسن ندوی اور مولانا محمد منظور نعمانی کے تعزیتی کلمات

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی کے انتقال پر دارالعلوم ندوۃ العلمار کی مسجد میں ۲۵ کی شام کو بعد نماز مغرب تعزیتی جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی ناظم ندوۃ العلمار نے خطاب فرمایا۔

جلسہ کا آغاز قرأت سے ہوا۔ اور اس کے بعد حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی نے حضرت شیخ کی زندگی کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی۔ اور ان کو اللہ کا برگزیدہ بندہ، رسول اکرم کی حیات مبارکہ کا قریبی نمونہ اور محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیا، کا قائم مقام بنایا۔ سب سے آخر میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانی جنہیں بقول حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی اس موضوع پر کچھ کہنے اور لکھنے کا حق اس تحتی براعظم میں مولانا محمد منظور نعمانی کے علاوہ اور کسی کو نہیں پہنچ سکتا نے خطاب کیا اور ان ہی کی دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی نے اپنے خطاب میں الفاظ کی بے بضاعتی اور شکست کا اعتراف فارسی کے اس شعر کو پڑھ کر کیا جس کا مفہوم یہ تھا۔

"وہ اپنے محبوب کی تصویر تو بنا سکتا ہے لیکن اس کے ناز و ادا کی کیفیت نہیں پیش کر سکتا"

چنانچہ کسی شخص کا کمال بیان کرنے کے لیے ویسی ہی اصطلاحیں جاننا ضروری ہے۔ لیکن آج کے دور میں ان کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ مثلاً اگر میں یہ کہوں کہ میری نظر میں ان جیسا صاحب نسبت بزرگ نہیں تھا۔ تو صاحب نسبت کی اصطلاح کی وضاحت ضروری ہو جائے گی۔ حضرت مولانا نے کہا۔ کہ وہ اپنے زمانہ کے حضرت نظام الدین اولیار کے قائم مقام تھے۔ اور پھر انہوں نے کہا۔ کہ کس طرح سے کہوں کہ کس پایہ کے تھے۔ عالم اسلامی میں اس جامعیت، قوت باطنی اس استقامت اس شفقت، اس محبت اور اس پایہ کا آدمی میری نگاہوں نے تو کم سے کم نہیں دیکھا۔

حضرت مولانا نے شیخ کی زندگی پر صرف اس زاویے سے روشنی نہیں ڈالی کہ وہ ایک بڑے مصنف، عالم، عربی دان اور مدرس تھے۔ کیونکہ یہ اوصاف بقول حضرت مولانا کے ان کے غلاموں کے غلام میں بھی ہو سکتے ہیں۔ بلکہ ان کی زندگی کے ایسے گوشوں پر اپنی نجی معلومات اور مشاہدات کے حوالوں سے نہ صرف روشنی ڈالی بلکہ شہادت